روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 82

منگل 7 ذی الحجہ۔ 1417ھ 15 شہادت 1376ہش 15 اپریل 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

احباب جماعت سے خصوصی درخواست دعا

ربوہ 13-اپریل 1997ء محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) کو اچانک دل میں کمزوری کے آثار پیدا ہونے کی وجہ سے نبض کی رفتار بہت کم ہو گئی تھی سیدہ موصوفہ کو علاج کے سلسلہ میں راولپنڈی منتقل کر دیا گیا۔ جہاں وقتی طور پر بروز ہفتہ پیس میکر (Pace Maker) لگا دیا گیا ہے اور فی الحال انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رکھا گیا ہے۔ اور اللہ نے چاہا تو ایک ہفتہ تک مستقل پیس میکر (Pace Maker) لگا دیا جائے گا۔ احباب کی خدمت میں سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایک بچہ جب بھوک سے بے تاب ہو کر دودھ کے لئے چلاتا اور چیختا ہے، تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آ جاتا ہے۔ بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا، لیکن اس کی چیخیں دودھ کو کیونکر کھینچ کر لاتی ہیں؟ اس کا ہر ایک کو تجربہ ہے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں، مگر بچہ کی چلاہٹ ہے کہ دودھ کو کھینچے لاتی ہے۔ تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں، تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لا سکتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے۔ مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ بچہ کو جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق اور رشتہ کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر دعا کی فلاسفی پر غور کرے، تو وہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔ دوسری قسم کا رحم یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک رحم مانگنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ مانگتے جاؤ گے، ملتا جائے گا (۔) کوئی لفاظی نہیں بلکہ یہ انسانی سرشت کا ایک لازمہ ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 8)

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دی جانے والی قربانی ضائع نہیں جاتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جنہیں آسمان سے نور ملتا ہے اور عرفان عطا کیا جاتا ہے وہ جانتے ہیں کہ (-) دنیا اور اس کے اموال اور آرام اور اس کی آسائشیں باطل ہیں۔ محض کھیل کا سامان ہیں، جن کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جن کو کوئی ثبات نہیں۔ چند دن کی فانی لذات کے سوا کچھ بھی نہیں۔ پھر یہ وہ چیزیں ہیں جو انسان کو اس مقصد حیات سے پرے ہٹا دینے والی ہیں جس کی خاطر اس کے رب نے اسے پیدا کیا تھا۔ (-) اس کے مقابل اگر تم اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایمان لاؤ اور حقیقت کو سمجھنے لگو۔ اور تم سے جو مطالبے کئے جاتے ہیں تم ان کو پورا کرو اور تقویٰ کی باریک راہوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو ڈھونڈو۔ تو جو بطور قربانی تم سے لیا جاتا ہے وہ ضائع نہیں ہو گا۔ بلکہ (-) تمہارے اجر اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے (نہ کہ تمہارے کسی استحقاق کے نتیجہ میں) تمہیں عطا کرے گا۔ اور یہ اجر جو ہے وہ اس شکل میں ہو گا کہ وہ باقی رہے گا۔ اور جو ثواب تمہیں ملے گا وہ بھی باقی اور دائم رہنے والا ہو گا۔ تمہیں باقیات الصالحات دیئے جائیں گے اور تم اللہ تعالیٰ کی حقیقی نعمتوں اور ابدی حیات کے وارث بن جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن چیزوں کا تم سے مطالبہ کیا جاتا ہے ان میں تمہارے اوقات بھی ہیں، ان میں تمہاری عزتیں بھی ہیں، ان میں تمہاری لذتیں اور آرام بھی ہیں، ان میں تمہاری وجاہتیں بھی ہیں، ان میں تمہارا وقار بھی ہے اور ان میں تمہارے اموال بھی ہیں اور چونکہ اموال کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اس لئے شیطان فوراً بیچ میں آ کودتا ہے اور انسان کو بہکانے لگتا ہے لیکن (-) وہ مالک حقیقی جو تمہیں بہترین اجر دینے والا ہے وہ (-) ایک سائل کے طور پر وہ ایک بھیک منگے اور فقیر کے طور پر تمہارے دروازے کے آگے کھڑا نہیں ہوتا۔ انفاق فی سبیل اللہ کے مطالبہ کے وقت تمہارا رب بطور سائل فقیر اور بھیک منگے کے طور پر تمہارے دروازہ پر نہیں آتا۔ وہ تو ایک غنی اور ایک سخی اور ایک دیالو ہستی کی حیثیت میں تمہارے دروازے پر آتا ہے اور اپنی رحمت کے جوش میں خود چل کر تمہارے پاس آتا ہے وہ اس لئے آتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں نے ان بندوں کو اپنے قرب اور اپنی رضا کے لئے پیدا کیا تھا اس لئے اب میں ان کو وہ رستے بھی دکھاؤں گا کہ جن پر چل کر وہ میری رضا کو حاصل کر سکیں اور میرے قرب کو پا سکیں اس غرض سے وہ تمہارا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ خدا فقیر

باقی صفحہ 7 پر

یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خطبہ عید لائیو ٹیلی کاسٹ

18-اپریل 2 بجے دن

○ احباب کرام کو اس سے قبل اطلاع دی جا چکی ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ عید 18-اپریل کو پاکستانی وقت کے مطابق دن کے دو بجے لائیو ٹیلی کاسٹ ہو گا۔ اس سے قبل 18-اپریل کے پروگراموں کی تفصیل میں دن کے دو بجے اردو کلاس شائع ہو گئی ہے۔ اس روز اردو کلاس کی بجائے خطبہ لائیو ٹیلی کاسٹ ہو گا۔ احباب کرام تصحیح فرمالیں۔

درخواست دعا

○ محترمہ سیدہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم نواب مسعود احمد خان صاحب تحریر کرتی ہیں۔

میرے داماد عزیزم میر محمود احمد ابن مکرم میر مشتاق احمد صاحب کے دل کی انجو پلاسٹی واشنگٹن میں ہو رہی ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ محترم مولانا محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری کا پوتا عزیز وحید احمد ابن چوہدری رشید احمد صاحب کارکن دار الضیافت بوجہ یرقان بیمار ہے۔ اور بیماری کی حالت میں بارہویں کلاس کا امتحان بھی دے رہا ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمود انور صاحب خوشنویس کی والدہ محترمہ شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ / زعماء مجالس سے ضروری گزارش

○ ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹیں ہر ماہ کی دس تاریخ تک لازماً بھجوا دیا کریں۔ نیز ناظمین اضلاع ہر ماہ جائزہ لے لیا کریں۔ کہ ان کے ضلع کی تمام مجالس نے اپنی ماہانہ رپورٹیں بھجوا دیں ہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

15- شہادت 1376 ہش　　15 - اپریل 1997ء

امن کا منبع، خدا تعالیٰ کی محبت

اگرچہ اس وقت دنیا کے مختلف علاقوں میں جنگیں بھی ہو رہی ہیں اور فسادات بھی برپا ہیں۔ لوگ ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ جانیں تلف ہو رہی ہیں اور امن و سکون تباہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ہر طرف دعویٰ اس بات کا ہے کہ ہم امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ بعض اوقات امن قائم کرنے کے لئے جنگ کرنی پڑتی ہے لیکن جب ہر طرف یہ صورت نظر آئے کہ لوگ ایک دوسرے سے لڑ بھڑ رہے ہیں اور مقصد ان کا اپنی برتری ثابت کرنا ہے یا دوسروں کو زیر کرنا ہے تو پھر امن کی بات کرنا بے معنی لگنے لگتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ جب صحیح طور پر امن مقصود نہ ہو بلکہ اپنی بڑائی اور برتری قائم کرنا مقصود ہو تو امن قائم نہیں ہو سکتا بلکہ لوگ اپنے دلوں میں امن کا جذبہ رکھنے کے باوجود امن سے دور تر ہوتے چلے جاتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ملک دوسرے ملک پر چڑھائی کرتا ہے اور کہتا یہ ہے کہ دوسرے ملک میں امن قائم کرنا ہے۔ امن بحال کرنا ہے۔ حالانکہ اس کے اپنے مقاصد ہوتے ہیں اور اس کے اپنے مقاصد اپنی بڑائی اور برتری کا احساس لئے ہوئے سامنے آتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی باتیں کبھی دنیا میں امن پیدا نہیں کرتیں۔ امن اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک کہ ہم دوسروں کو اپنے جیسا نہ سمجھیں اور ان سے محبت نہ کریں اگر اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنا ہے تو محبت کیسی اور برابری کیسی۔

پس دنیا میں امن کے دعوے کرنے والے اس لئے امن قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے کہ ان کا حقیقی مقصد امن نہیں ہوتا۔ ان کے دل میں مخلوق کی ہمدردی نہیں ہوتی۔ ان کے دل میں دوسروں کو اپنے جیسا سمجھنے کا خیال نہیں آتا۔ یہ خیال کس طرح آ سکتا ہے اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ انسان مخلوق کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت کے نتیجہ میں حاصل کرے۔ اگر ہم یہ بات اچھی طرح جان لیں کہ ساری دنیا خدا تعالیٰ کی مخلوق ہے اور خدا تعالیٰ اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے تو ہم خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہوئے ساری دنیا سے محبت کریں گے۔ ساری دنیا کو اپنے جیسا سمجھیں گے۔ ساری دنیا سے محبت کا جذبہ ہمارے دلوں میں جوش مارے گا اور یہ محبت ہمیں حقیقی امن کی طرف لے جائے گی۔ اگر کہیں لڑنا بھی پڑے تو وہ حقیقی امن کے قیام کے لئے ہو گا نہ کہ اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے۔

پس سب سے اہم بات خدا تعالیٰ کی محبت ہے خدا تعالیٰ سے محبت کی جائے اور خدا تعالیٰ کی محبت کے نتیجہ میں سب انسانوں سے محبت کی جائے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ دوسری محبت پہلی محبت کا لازمی نتیجہ ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان حقیقی طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرے اور اس کی مخلوق سے محبت نہ کرے۔ پس یہ بات کہ انسان مخلوق سے محبت کرتا ہے دراصل خدا تعالیٰ سے محبت ہی کا نتیجہ ہے اور یہی وہ بات ہے جو دنیا میں امن پیدا کر سکتی ہے۔ جب ایک ملک دوسرے ملک میں امن پیدا کرنے جاتا ہے تو وہ مخلوق کی ہمدردی میں نہیں ایسا کرتا بلکہ یہ سمجھ کر کہ میں دنیا کا ٹھیکیدار ہوں، میں سب سے بڑا ہوں، میں سب کو سبق سکھاؤں گا، امن کے دعوے لے کر دوسرے ملک میں داخل ہو جاتا ہے اور ان کے امن کو مزید تباہ کر دیتا ہے۔ اس وقت دنیا میں یہی کچھ ہو رہا ہے اور یہ کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ لوگ امن کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اگر امن کی حقیقت کو سمجھ لیا جائے تو کوئی کسی کے دکھ کا باعث نہیں بنے گا۔ سب لوگ اس بات کی کوشش کریں گے کہ جس طرح وہ خود امن میں رہنا چاہتے ہیں اسی طرح کا امن وہ دوسروں کو بھی دیں۔ ان کے ساتھ وہی سلوک کریں جو اپنے ساتھ چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ کریں۔ لیکن ایسا ہو نہیں رہا۔ دنیا کے مختلف خطوں کی طرف نظر دوڑا کر دیکھئے امن کے دعوے کرنے والے ان کا امن برباد کر رہے ہیں اور اس بات پر خوش ہیں کہ اس طرح ان کی بڑائی کا اظہار ہو رہا ہے۔ دنیا یہ ماننے پر مجبور ہو رہی ہے کہ وہ واقعی بہت طاقتور ہیں۔ بہت بڑے ہیں۔ لیکن وہ یہ نہیں دیکھتے کہ وہ تو دراصل بڑے ہیں ہی نہیں۔ جس بات کو وہ بڑائی کا ثبوت پیش کرتے ہیں وہ تو ان کی گراوٹ کا ثبوت ہے خالق کے ساتھ انہیں محبت نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ مخلوق کے ساتھ بھی محبت نہیں کرتے۔ اور مخلوق کے ساتھ محبت نہ کرنے کے نتیجہ میں ان کے دکھوں کا باعث بنتے ہیں۔

پس ہم سب کو یہ بات سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ امن کا اصل منبع خدا تعالیٰ کی محبت ہے۔ خدا تعالیٰ کے مزاج کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور ویسا ہی بننے کی کوشش کرنا ہمارے لئے لازمی ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ دنیا میں امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ دنیا سے محبت کرتا ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ دنیا سے ہمدردی کرتا ہے۔ جب تک ہم بھی وہی طریق نہ اپنائیں ہم دنیا میں امن نہیں قائم کر سکتے۔ اور جو ان باتوں سے ہٹ کر امن قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے متعلق ہمیں یقین ہو جانا چاہئے کہ وہ نہ صرف امن قائم نہیں کر سکے گا بلکہ مزید فساد کا باعث ہو گا۔ جن سے وہ جنگ کرتا ہے ان سے جب جنگ ختم بھی ہو جائے گی تو وہاں کی مخلوق مصائب کا شکار رہے گی۔ اور ایک لمبے عرصے تک اطمینان کا سانس نہیں لے سکے گی۔ پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ وہاں امن قائم کر دیا گیا ہے۔

اس وقت جب کہ دنیا میں ہر طرف بے اطمینانی پائی جاتی ہے آپس میں لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں جنگوں کی نوبت آ رہی ہے۔ بغاوتیں ہو رہی ہیں۔ حکومتیں بے اختیار نظر آ رہی ہیں۔ ہمیں یہ بات سوچنے کی ضرورت ہے اور ہم میں سے ہر شخص کو یہ بات سوچنے کی ضرورت ہے کہ امن کا اصل منبع کیا ہے۔ ہمیں اور ساری دنیا کو امن کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے امن کا منبع خدا کی ذات ہے۔ خدا تعالیٰ سے محبت مخلوق سے حقیقی محبت کا باعث بنتی ہے اور مخلوق سے حقیقی محبت ہی امن کے قیام کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

پس ہم سب کو سب سے پہلے خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کرنی چاہئے۔ اور اس محبت کے نتیجہ میں ہمارے دلوں میں انسانوں سے محبت پیدا ہونی چاہئے۔ اور اس محبت کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ ہم کسی کو دکھ میں نہ دیکھ سکیں۔ ہم کسی کی بے اطمینانی کا باعث نہ بنیں۔ ایسے کام کریں جیسے دنیا میں خدا تعالیٰ کی محبت سر انجام دیتی ہے۔ ایسا کرنے ہی سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو اور یہ محبت منطقی نتیجہ کے طور پر مخلوق کے ساتھ محبت پیدا کرے اور اس محبت کے نتیجہ میں ہم جو کچھ بھی کریں اس سے دنیا کو امن نصیب ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

میں سب کی بات کرتا ہوں فقط اپنی نہیں کرتا
حقیقت ہے فقط اتنی کہ میں کہتے نہیں ڈرتا
مجھے جو چاہتے ہو تم کہو، دل کھول کر کہہ لو
کوئی الزام مَیں اپنے عدو کے سر نہیں دھرتا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

مشکلِ قرآں نہ از ابنائے دنیا حل شود
ذوقِ آں مے داند آں مستے کہ نوشد آں شراب

قرآن کو سمجھنے کا مسئلہ اہل دنیا سے حل نہیں ہو سکتا اس شراب کا مزا وہی جانتا ہے جو اس شراب کو پیتا ہے۔

ایکہ آگاہی ندادندت زِ انوارِ دروں
در حقِ ما ہرچہ گوئی نیستی جائے عتاب

اے وہ شخص جسے باطنی انوار کی کچھ خبر نہیں تو جو کچھ بھی ہمارے حق میں کہے ناراضگی کا موجب نہیں

از سرِ وعظ و نصیحت ایں سخنہا گفتہ ایم
تا مگر زیں مرہمے بہ گردد آں زخمِ خراب

ہم نے نصیحت اور خیر خواہی کے طور پر یہ باتیں کہی ہیں تاکہ وہ خراب زخم اس مرہم سے اچھا ہو جائے

از دُعا کن چارهٔ آزارِ انکارِ دُعا
چوں علاجِ مے زِ مے وقتِ خمار و التہاب

انکارِ دعا کے مرض کا علاج دعا ہی سے کر جیسے خمار کے وقت شراب کا علاج شراب سے ہی کیا جاتا ہے

ایکہ گوئی گر دعا ہا را اثر بودے کجا ست
سوئے من بشتاب بنمایم تُرا چوں آفتاب

اے وہ شخص جو کہتا ہے کہ اگر دعاؤں میں اثر ہے تو دکھاؤ کہاں ہے پس میری طرف دوڑ تاکہ میں تجھے سورج کی طرح وہ اثر دکھاؤں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

جہاں تک قرآن کریم کی تعلیمات کا تعلق ہے اہل دنیا میں سے تو کوئی حقیقی طور پر انہیں سمجھ نہیں سکتا۔ سوائے اس کے کہ وہ قرآن کریم کا صحیح طور پر مطالعہ کرے اور اس میں ڈوب کر اپنی عقل کی رہنمائی مہیا کرے۔ یہ بات بالکل ایسی ہی ہے کہ جو شخص کسی اچھی پینے والی چیز کو پیتا ہے تو پینے کے بعد ہی اس کے مزے سے آگاہ ہوتا ہے۔ اگر وہ چیز اس کے سامنے پڑی ہو اور وہ اسے پی کر نہ دیکھے اور اس نے اس سے پہلے کبھی پی بھی نہ ہو تو وہ ہرگز نہیں بتا سکتا کہ اس کا مزا کیا ہے۔

پس قرآن کریم جو دنیا کی تمام مشکلات کا حل اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس میں ڈوب کر اور پوری طرح سوچ سمجھ کر اس پر عمل کرنے سے انسان اپنی زندگی کو اور معاشرے کی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو باطنی انوار سے مطلع نہیں ہے وہ اگر کوئی ناواجب بات کہے تو اس سے ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ خاص طور پر آپ اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر کچھ لوگ ہمارے متعلق کوئی ناواجب باتیں کہیں تو ہمیں ان پر ہرگز ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ تو نصیحت اور خیر خواہی کے طور پر کہا جاتا ہے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ جہاں جہاں کوئی خرابی موجود ہے وہ خرابی دور ہو جائے اور لوگ بہتر زندگی بسر کر سکیں۔ ایسا کرنے کے لئے ایک چیز جس کی خاص طور پر ضرورت پڑتی ہے وہ دعا ہے۔ بعض لوگ دعا کی تاثیر سے انکار کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو دعا کی تاثیر سے انکار کرتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ خوب زور شور سے دعا کریں کیونکہ دعا ہی دعا کا علاج ہے۔ جس کے دل میں دعا کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ اگر وہ دعا کرنی شروع کر دے تو آہستہ آہستہ اس کے دل میں جذبہ بھی پیدا ہونے لگے گا اور وہ اس کی تاثیرات سے متمتع بھی ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ دعاؤں میں اثر نہیں ہے تو وہ میری طرف رجوع کرے میں اسے یہ بات اس طرح سمجھا دوں گا جس طرح سورج دکھا کر سورج کی روشنی سے آگاہ کر دیا جاتا ہے۔ دعا خدا تعالیٰ سے باتیں کرنے والی بات ہے۔ خدا تعالیٰ سے مانگنے والی بات ہے اور اگر خدا دینے والا ہے جیسا کہ واقعی وہ دینے والا ہے تو پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ دعا کی جائے تو قبول نہیں ہوتی حالانکہ اس نے خود ہی فرمایا ہوا ہے کہ مجھ سے بات کرو میں تمہاری بات کا جواب دونگا یعنی مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعائیں قبول کرونگا۔

پس چاہئے کہ انسان دعا کی تاثیر پر یقین رکھے اگر اسے یہ یقین نہ ہو تو وہ دعا پر دعا کرتا چلا جائے۔ تاوقتیکہ اسے یقین پیدا ہو جائے اور اس کی دعا تاثیرات دکھانے لگے۔

حضرت امام جماعت الثانی کے قلم سے

لجنہ اماء اللہ کے متعلق ابتدائی تحریک

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے لجنہ اماء اللہ کے قیام کی ابتدائی تحریک کے لئے 1922ء میں درج ذیل تحریر رقم فرمائی۔ (ادارہ)

ہماری پیدائش کی جو غرض و غایت ہے اس کو پورا کرنے کے لئے عورتوں کی کوششوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے عورتوں میں اب تک اس کا احساس پیدا نہیں ہوا کہ (دین حق) ہم سے کیا چاہتا ہے۔ ہماری زندگی کس طرح صرف ہونی چاہئے۔ جس سے ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کر کے مرنے کے بعد بلکہ اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکیں۔

اگر غور کیا جائے تو اکثر عورتیں اس امر کو محسوس نہیں کریں گی۔ کہ روزمرہ کے کاموں کے سوا کوئی اور بھی کام کرنے کے قابل ہے یا نہیں؟

دشمنان دین میں عورتوں کی کوششوں سے جو روح بچوں میں پیدا کی جاتی ہے اور جو بدگمانی دین حق کی نسبت پھیلائی جاتی ہے اس کا اگر کوئی توڑ ہو سکتا ہے تو وہ عورتوں ہی کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے اور بچوں میں اگر قربانی کا مادہ پیدا کیا جا سکتا ہے تو وہ بھی ماں ہی کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے۔ پس علاوہ اپنی روحانی و علمی ترقی کے آئندہ جماعت کی ترقی کا انحصار بھی زیادہ تر عورتوں ہی کی کوشش پر ہے۔ چونکہ بڑے ہو کر جو اثر بچے قبول کر سکتے ہیں۔ وہ ایسا گہرا نہیں ہوتا جو بچپن میں قبول کرتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کی اصلاح بھی عورتوں کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔

ان امور کو مدنظر رکھ کر ایسی بہنوں کو جو اس خیال کی مؤید ہوں اور مندرجہ ذیل باتوں کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہوں دعوت دیتا ہوں کہ ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے مل کر کام شروع کریں۔ اگر آپ بھی مندرجہ ذیل باتوں سے متفق ہوں تو مہربانی کر کے مجھے اطلاع دیں تاکہ اس کام کو جلد سے جلد شروع کر دیا جائے۔

1 اس امر کی ضرورت ہے کہ عورتیں باہم مل کر اپنے علم کو بڑھانے اور دوسروں تک اپنے حاصل کردہ علم کو پہنچانے کی کوشش کریں۔

2 اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کے لئے ایک انجمن قائم کی جائے تاکہ اس کام کو باقاعدگی سے جاری رکھا جا سکے۔

3- اس بات کی ضرورت ہے کہ اس انجمن کو چلانے کے لئے کچھ قواعد ہوں جن کی پابندی ہر رکن پر واجب ہو

4 اس امر کی ضرورت ہے کہ قواعد و ضوابط سلسلہ احمدیہ کے مطابق ہوں اور اس کی ترقی اور اس کے استحکام میں ممد ہوں۔

5 اس امر کی ضرورت ہے کہ جلسوں میں دین کے مختلف مسائل خصوصاً ان پر جو اس وقت کے حالات کے متعلق ہوں مضامین پڑھے جائیں اور وہ خود اراکین انجمن کے لکھے ہوں تاکہ اس طرح علم کے استعمال کرنے کا ملکہ پیدا ہو۔

6 اس امر کی ضرورت ہے کہ علم بڑھانے کے لئے ایسے مضامین پر جنہیں انجمن ضروری سمجھے۔ دین حق کے واقف لوگوں سے لیکچر کروائے جائیں۔

7 اس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کے لئے جو بھی امام جماعت ہو اس کی تیار کردہ سکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں۔

8 اس امر کی ضرورت ہے کہ تم اتحاد جماعت کو بڑھانے کے لئے ایسی ہی کوشاں رہو جیسے کہ ہر احمدی کا فرض (-) اور حضرت بانی سلسلہ نے مقرر فرمایا ہے اور اس کے لئے ہر ایک قربانی کو تیار رہو۔

9 اس امر کی ضرورت ہے کہ اپنے اخلاق اور روحانیت کی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رہو اور صرف کھانے، پینے، پہننے تک اپنی توجہ کو محدود نہ رکھو۔ اس کے لئے ایک دوسری کی پوری مدد کرنی چاہئے اور ایسے ذرائع پر غور اور عمل کرنا چاہئے۔

10 اس بات کی ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھو اور ان کو دین سے غافل اور بددل اور سست بنانے کی بجائے چست، ہوشیار، تکلیف برداشت کرنے والے بناؤ اور دین کے مسائل جس قدر معلوم ہوں ان سے ان کو واقف کرو اور خدا (-) حضرت بانی سلسلہ اور آئمہ کی محبت۔ اطاعت کا مادہ ان کے اندر پیدا کرو دین کی خاطر اور اس کی منشاء کے مطابق اپنی زندگیاں خرچ کرنے کا جوش ان میں پیدا کرو۔ اس لئے اس کام کو بجالانے کے لئے تجاویز سوچو اور ان پر عمل در آمد کرو۔

11 اس امر کی ضرورت ہے کہ جب مل کر کام کیا جائے تو ایک دوسرے کی غلطیوں سے چشم پوشی کی جائے اور صبر اور ہمت سے اصلاح کی کوشش کی جائے نہ کہ ناراضگی اور خفگی سے تفرقہ بڑھایا جائے۔

12 چونکہ ہر ایک کام جب شروع کیا جائے تو لوگ اس پر ہنستے ہیں اور ٹھٹھا کرتے ہیں اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ لوگوں کی ہنسی اور ٹھٹھے کی پروا نہ کی جائے اور بہنوں کو الگ الگ منہوں یا طعنوں یا مجالس کے ٹھٹھوں کو بہادری و ہمت سے برداشت کا سبق اور اس کی طاقت پیدا کرنے کا مادہ پہلے ہی سے حاصل کیا جائے تاکہ اس نمونہ کو دیکھ کر دوسری بہنوں کو بھی اس کام کی طرف توجہ پیدا ہو۔

13 اس امر کی ضرورت ہے کہ اس خیال کو مضبوط کرنے کے لئے اور ہمیشہ کے لئے جاری رکھنے کے لئے اپنی ہم خیال بنائی جائیں۔ اور یہ کام اس صورت میں چل سکتا ہے کہ ہر ایک بہن جو اس مجلس میں شامل ہو اپنا فرض سمجھے کہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

ایک سفر کی روئیداد

زندگی ایک سفر ہے' خوشگوار بھی اور کٹھن بھی۔ جانگسل بھی اور جاں نواز بھی۔ یہ شاہراہ کبھی تو کڑکتی گرمی کی زد میں آجاتی ہے اور کبھی سرسبز و شاداب وادیاں' سایہ دار درختوں کا فرحت بخش سایہ راحت و آرام کا سامان بنتا ہے۔ پچھلے دنوں ہمیں بھی ایک سفر درپیش ہوا۔ درپیش تو شاید مجبوری کی کیفیت ظاہر کرتا ہے مگر یہ تو ایک تفریحی سفر تھا۔ میدانی علاقوں کی گرمی جب ناقابل برداشت ہو جاتی ہے تو جی چاہتا ہے ایسی جگہ جا رہیئے جہاں چلچلاتی دھوپ' غضب ناک گرمی اور جھلسانے والی لو سے پناہ ملے۔ سو ہم روانہ ہوئے سوئے شمال۔ جہلم سے آگے گئے تو ایک بورڈ نے ہمیں روکا۔ لکھا تھا قلعہ روہتاس۔ اور ہم نے رخ اس سمت موڑ لیا۔ اکثر یوں ہوتا ہے کہ آپ راستہ پوچھیں تو کوئی دائیں اشارہ کرتا ہے کوئی بائیں۔ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ اور ہم میلوں غلط راستہ پر نکل گئے۔ پھر واپس ہوئے۔ آگے دو مشکل مقام آئے ایک تو دریا کے پاٹ میں سے گزرنا۔ یہاں ایک کار کے پہیہ کے نشانوں نے غلط راہنمائی کر دی اور پھر ہم پھنس گئے' بلکہ دھنس گئے ریت میں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل یہ ہوا کہ چھ لوگ ہماری بیچارگی کو دیکھ کر بھاگے اور ہمیں ریت کی جکڑ بندیوں سے آزاد کیا۔ ریت کیا ہے؟ پتھروں کے نہایت باریک' بے طاقت' معصوم سے ذرے جو بظاہر بڑے کمزور نظر آتے ہیں' جو پہیہ کے نیچے دب تو سکتے ہیں گاڑی کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مگر جب ان سے واسطہ پڑے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کمزور' بے حقیقت سے ذرے جب متحد ہو جائیں تو گاڑی کا پاور فل انجن ان کے سامنے عاجز آ جاتا ہے۔ اگر ہمیں نصرت خداوندی حاصل نہ ہو جاتی تو شاید ہم بھی دریا پر پہنچ کے اپنا سر توڑ دیتے۔ دوسرا مرحلہ دریا میں سے گاڑی گزارنے کا تھا اور اس سے مشکل فوراً ایک ڈھلوان پہ' جس پہ بے اندازہ بکھرے ہوئے پتھر ہیں' چڑھنے کا تھا۔ گاڑی نے اوپر چڑھنے کی کوشش کی۔ نیچے سے پتھروں نے یلغار بلکہ بمبارڈمنٹ کر دی۔ بمشکل تمام یہ مرحلہ طے ہوا۔

قلعہ روہتاس شیر شاہ سوری نے 1542ء میں بنوانا شروع کیا۔ جو پانچ سال میں مکمل ہوا۔ اس پہ 2310000000 روپیہ لاگت آئی یعنی آج سے ساڑھے چار سو سال قبل 123 ارب روپے لگے۔ لیکن جب یہ علم ہوا کہ قلعہ نو کلومیٹر پہ محیط ہے اور اس کی ایک ایک دیوار 60-80 فٹ چوڑی ہے تو یہ رقم قرین قیاس معلوم ہونے لگی۔ گویا اس پہ بھی تاج محل کی طرح اشرفیوں کی تھیلیاں دریا میں پھینکنے والی مثال صادق آتی ہے۔ اس کے در و دیوار' اس کے پر شوکت دروازے اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں کہ اسے بڑی محنت' محبت اور کاریگری سے بنایا گیا اور فی الحال اتنی تفصیل کافی ہے۔ چلئے آگے چلتے ہیں۔

سفر تو لمبا تھا۔ جب مانسہرہ پہنچے تو مجھے اس کالج کی تلاش ہوئی جس سے میں بھی کبھی متعلق رہا۔ 1959ء کا انٹرمیڈیٹ کالج آج پوسٹ گریجویٹ ڈگری کالج ہے۔ موجودہ پرنسپل صاحب اور ان کے سٹاف نے اس کالج کے بانی پرنسپل کا پرتپاک استقبال کیا۔ مجھے پرنسپل کے ناموں بورڈ دکھایا۔ سرفہرست اس خاکسار کا نام تھا۔ ایک صاحب نے بڑی عقیدت کا اظہار کیا۔ وہ اس وقت کے شاگرد اور آج کے پروفیسر ہیں۔ بڑے اچھے لوگ' بڑے پیار سے ملے۔ حقیقت یہ ہے جہاں باہمی احترام کا رشتہ قائم ہو وہاں علاقائی تعصبات حائل نہیں ہوتے۔ عزت و احترام کی فضاء قائم رہے تو سب تفریق اور تفرقے مٹ جاتے ہیں۔ رخنہ اندازیاں نہ ہوں تو ایک علاقہ کے لوگ دوسرے کے قریب آ سکتے ہیں۔ افسوس ہم غلط سمت نکل جاتے ہیں۔

ایبٹ آباد سے ہوتے ہوئے بالاکوٹ پہنچے۔ ایک بڑی خوبصورت جگہ پر واقعہ دریائے کنہار کے کنارے ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ سرفہرست کام حضرت سید احمد شہید صاحب کے مزار پر حاضری دینا تھا۔ اس ارادے سے نکلے تو حیرانی ہوئی یہ جان کر کہ بعض مقامی لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ مزار کہاں ہے۔ آخر پوچھتے پوچھتے وہاں پہنچ ہی گئے۔ مگر نہ کہیں تختی' نہ کوئی بورڈ مزار کی کوئی شے نمایاں جو دور سے نظر آئے۔ ایک عام سا چھوٹا سا قبرستان۔ چند قبروں کے اندر گھری ہوئی ان کی قبر۔ نہ کوئی بڑا دروازہ نہ کوئی نمایاں نشانی۔ بلکہ دکھ ہوا یہ دیکھ کر کہ وہ سیڑھیاں جو قبرستان کو جاتیں' کوڑا کرکٹ سے اٹی پڑی تھیں۔ اندر مزار پہ ایک مجاور صاحب ضرور براجمان تھے۔ جنہوں نے مسکرا کے ہمارا استقبال کیا۔ اور میں ان پر برس پڑا۔ یہ قدر کی ہے آپ لوگوں نے ان شہید کی کہ سارے بازار کا کوڑا کرکٹ ان کی آخری آرام گاہ کے سامنے لا ڈھیر کیا ہے؟ مگر وہ کن انکھیوں سے اپنی صندوقچی اور میری جیب کی طرف دیکھتا رہا۔ واہ اہالیان بالاکوٹ خوب قدر کی ہے آپ نے ان عظیم مجاہد کی۔

بالاکوٹ کی صبح بڑا خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہے۔ ہوٹل کی گراؤنڈ میں رنگین چھتریوں کے نیچے بیٹھ کے دریا کنہار' جو عین نیچے بہہ رہا تھا' کا نغمہ ایک عجیب لطف دیتا۔ ایک مسلسل نغمہ' پر لطف نغمہ۔ یوں معلوم ہوتا کہ دریا اپنی ترنگ میں خوشی کے گیت گا رہا ہے۔ بڑے زور و شور سے آگے بڑھتا ہوا پانی چھوٹے' بڑے پتھروں سے ٹکراتا' اچھلتا' کودتا اپنی آزادی کے گیت گاتا چلا جا رہا ہے۔ چھ ہزار فٹ کی بلندی سے اترتا ہوا پانی تیز سے تیز تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس میں قوت بھی ہے شان و شوکت بھی اور پاکیزگی بھی۔ کیونکہ یہ اتنا صاف و شفاف ہے کہ تہ میں پڑے ہوئے پتھر بھی صاف دکھائی دیتے ہیں۔ اجلا اجلا' جھاگ اڑاتا ہوا پانی ایک مسلسل نغمہ' سریلا نغمہ پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ آپ گھنٹوں اس کے کنارے اس کے سہانے نغمے سنتے رہیں آپ پر وجد طاری ہو جائے گا۔ کتنا حسن ہے قدرت کے نظاروں میں! کیا پاکیزگی! کیا سرور کی کیفیت! کیا سحر! اور میں مسحور ہو کر اللہ کی حمد کے ترانے سنتا چلا گیا۔

باتیں تو بہت ساری ہیں مگر اب میں رخ کرتا ہوں سوات کی جانب۔ مینگورہ سے کچھ دور شانگھوائی ایک چھوٹی سی خوبصورت جگہ ہے۔ یہاں ایک دوست کے خالی مکان میں ہمارا قیام تھا۔ ہمسایہ میں ایک بڑے خان صاحب کا بڑا سا بنگلہ تھا۔ ان سے نہ جان نہ پہچان۔ مگر ہم پہنچے تو انہوں نے ہمارا یوں استقبال کیا گویا کوئی قریبی عزیز آن پہنچے۔ ناشتے کی میز پہ متنوع مشروبات و ماکولات اور کھانے کی میز ان کی خوش ذوقی کی آئینہ دار۔ اسی پہ اکتفا نہیں وہ ہمارے چھوٹے سے چھوٹے آرام و آسائش کے لئے متردد نظر آئے۔ اور اپنی فوج ظفر موج کو کاموں کے لئے دوڑاتے رہے۔ خلیق بھی اور مہمان نواز بھی۔ اللہ ان کا بھلا کرے۔ انسانوں کے اندر جھانکیں تو بہت خوبصورتی دکھائی دیتی ہے۔ یہ پنجابی' پٹھان کا روپ۔ یہ تفاوت' یہ تفریق۔ لسانی' علاقائی دیواریں' یہ سب مصنوعی ہیں' سیاستدانوں کی تعمیر کردہ۔ ورنہ ہم سب ایک ہیں۔ قریب آنے کا موقعہ ملے تو محبت کے سوتے پھوٹے پڑتے ہیں۔ ہاں البتہ یہ اظہار محبت سب سیاستدانوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ وہ علاقائی تعصبات کو ہوا دے کے خوش ہوتے ہیں۔ آخر انہوں نے بھی تو اپنی دوکان چمکانی ہے۔ اچھا چمکائیں اپنی دوکان ہم آگے چلتے ہیں۔

آپ کو ایک ایسی جگہ لے چلتے ہیں جہاں پہنچ کر آپ ان سب پریشان کن خیالات کو بھول جائیں گے اور آپ حسین نظاروں کی دلفریبی میں کھو جائیں گے۔ کالام بہت خوبصورت ہے۔ یہاں پھر دریائے سوات سے ملاقات ہوئی۔ کتنی طاقت کا مظاہرہ تھا' کیا زور و شور۔ جھاگ اڑاتا' شور مچاتا' ایک بے لگام گھوڑے کی طرح فراٹے بھرتا ہوا معلوم دیا۔ رفتار ایسی کہ جو سامنے آئے اسے بے دست و پا کر دے۔ اگر میدان میں بھی ایسی تیزی ہو تو کناروں کو کاٹ کھائے لیکن یہاں دونوں طرف سخت پتھر کے کنارے اسے قابو کئے ہوئے ہیں۔ اس پانی میں مجھے ان نوجوانوں کا عکس نظر آیا جو خودسر' جوشیلے اور بے قابو ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ اگر ان کو بھی اسی دریا کی طرح سخت حدود و قیود میں مقید کر دیا جائے تو نہ وہ خرابی کر سکیں نہ تباہی لا سکیں۔ جوشیلے دریا نے ہمیں جوشیلے نوجوانوں کی یاد دلا دی۔ آیئے واپس دریا کی جانب۔ اوشو میں دریا اور بھی غضب ناک ہو جاتا ہے ایک خوبصورت ہوٹل میں عین دریا کے اوپر بیٹھ کر آپ اس کی گھن گرج سن سکتے ہیں اور ارد گرد کے حسین نظاروں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں اور ہاں! یہاں سے آپ چاہیں تو ٹراؤٹ مچھلی بھی خرید سکتے ہیں۔

میں مسحور ہوا قدرت کے اس شاہکار سے جو کالام سے اوشو جاتے ہوئے نظر آیا۔ پہاڑوں کے درمیان' ایک حسین وادی' ایک سبزہ زار' جس میں مخملیں گھاس کی بساط بچھی ہوئی۔ بے شمار چیل کے درخت' آسمان سے باتیں کرتے ہوئے' ایک انداز دلربایانہ سے کھڑے ہوئے' ایک دوسرے سے سرگوشیاں کرتے ہوئے۔ قدرت کے حسن کا شاہکار آپ کی آنکھوں کے آگے۔ فضا پر ایک سکوت' ایک پر اسرار خاموشی اور پھر سائیں سائیں کرتی ہوئی آواز۔ ایک سریلا نغمہ۔ کتنی پاکیزگی ہے اس فضا میں' کیا حسن ہے' کیا مسحور کن نظارہ۔

اب آیئے آپ کو دکھائیں کہ انسانوں نے ان حسین نظاروں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ ملم جبہ' کوئی دس ہزار فٹ اونچا پہاڑ' کافی مشکل راستہ۔ آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیں تو ایک پر شکوہ' بہت بڑی عمارت' دور سے یوں معلوم ہوتا ہے گویا سنگ مرمر کی بنی ہو۔ دوسرے پہاڑ پہ چیئر لفٹ جس پہ چند ہی چیئرز لٹک رہی ہیں۔ وہ خوبصورت پہاڑیاں' بہت خوبصورت نظارہ۔ انسانوں نے چاہا کہ یہاں سکی ریزارٹ Ski Resort بنائی جائے۔ برف پر پھسلا جائے' برف سے کھیلا جائے' مگر اس منصوبہ کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ کسی نے یہ معلوم کرنے کی زحمت گوارا نہ کی کہ آیا یہاں برف پڑتی بھی ہے یا نہیں اور اگر پڑتی ہے تو کیا اتنی کہ اس پر سکی انگ ہو سکے گی یہ ہیں ہمارے بڑے آدمیوں کے کام اور یہ ہے ہماری منصوبہ بندی۔ سویڈن سے پیسہ مل رہا تھا ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا تھا سو ایک محل کھڑا کر دیا گیا جو آج مقفل ہے۔ چیئر لفٹ کسی انسان کو تو لفٹ نہ کر سکی البتہ غیر ملکی پیسہ کو لفٹ کر گئی اور آج ان عقلمندوں کی عقل پر نوحہ خواں ہیں۔ بے اندازہ سامان سے بھرا ہوٹل' منصوبہ سازوں کا مذاق اڑا رہا ہے۔ کیسا تباہ کیا ہے انسانوں نے قدرت کے اس حسین علاقہ کو۔ آج زائرین تو آتے ہیں مگر بند ہوٹل اور بے کار چیئر لفٹ کو دیکھ کر اور یہاں کے پکوڑے کھا کر (پکوڑا گر کی چاندی ہے) لوگوں کی عقل و دانش پر ہنستے چلے جاتے ہیں۔

مضمون تو لمبا ہو گیا مگر میں آپ کو ایک چھوٹے سے جھگی نما ریسٹورنٹ میں لے چلتا ہوں یہ چھوٹی سی جگہ لنڈا کے کہلاتی ہے' اور یہاں ایسی چھوٹی چھوٹی طعام گاہیں بنی ہوئی ہیں جو عین دریائے سوات کے کنارے واقع ہیں۔ دریا اپنی اسی جولانی' روانی سے چل رہا ہے۔ وہی شان' وہی انداز۔ اور میں سوچ رہا تھا کہ ایک منٹ میں نہ جانے کتنے ہزاروں کیوسک پانی گزر جاتا ہوگا۔ تیز رفتار دریا پتھروں پہ لرزا طاری کرتا' ساحل پر زور آزمائی کرتا ہوا' اپنے مخصوص نغمے الاپتا ہوا اپنی دھن میں چلا جا رہا ہے۔ یہ سارا نظارہ جو ذہن نے محفوظ کر لیا' ایک بار پھر زور سے ابھرا اور اب کے جگہ بھی مختلف تھی اور ماحول بھی

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

اللہ تعالیٰ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

خان بہادر ملک صاحب خاں نون

آج الفضل کے پرچے آئے تو مکرم میاں عبدالسمیع صاحب نون کا مضمون نظر نواز ہوا۔ اللہ انہیں جزاء دے انہوں نے ایک بھولے بسرے مخلص بزرگ کی یاد دلا دی ہے۔ میں نے ربوہ کے ابتدائی آبادکاروں کے بارہ میں ایک مضمون لکھ کر سلسلہ کے پرچوں کو بھیجا ہوا ہے وہ ہنوز نہیں چھپا اس مضمون میں میں نے ذکر کیا تھا کہ ابتدا میں جو کوٹھیاں ربوہ میں بنیں ان میں ایک کوٹھی ملک صاحب خان نون کی بھی تھی۔ ہم نے ملک صاحب کو بس دور سے دیکھا تھا وہی لباس جس کا ذکر میاں صاحب نے فرمایا ہے تہمد' کھلا کرتا اوپر صدری سی۔ بہت وجیہہ شخصیت کے مالک تھے۔ ان سے شناسائی کیا ہوتی اس وقت ہم خود ابھی لڑکپن کے مراحل میں تھے مگر اتنا ضرور یاد ہے کہ ملک صاحب کبھی کبھار سیر کرتے ہوئے نظر آجاتے تھے۔ بہت سے خدمت گاروں کے جلو میں چلتے تو یوں لگتا کوئی بادشاہ جا رہا ہے مگر چہرے پر تکبر یا احساس بڑائی کا کوئی شائبہ نہیں ہوتا تھا۔ ان کے ہاں سنا تھا بڑی دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیٹا تولد ہوا تھا۔ ہم نے اس بچہ کو نوکروں کے دائرے میں کھیلتے دیکھا۔ اس وقت یہ معلوم نہیں تھا کہ ملک صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر ہیں۔ صرف یہ پتہ تھا کہ سرگودھا کے علاقہ کے بڑے زمیندار ہیں۔

ملک سرفیروز خان نون کی سوانح عمری نظر سے گزری تو اس وقت ملک صاحب خاں نون یاد آئے۔ پڑھے بہت دیر ہو گئی اس لئے ٹھیک طرح یاد نہیں کہ ملک صاحب نے اس کتاب میں ملک صاحب خاں صاحب نون کا ذکر کس سلسلہ میں کیا تھا ذہن میں یہی بات ہے کہ ملک سرفیروز خاں نون ربوہ تشریف لائے تو غالباً ملک صاحب خاں نون کے ہاں ٹھہرے تھے یا ملک صاحب خاں صاحب حضرت صاحب سے ملاقات کے وقت موجود تھے۔ اتنا ضرور ذہن میں موجود ہے کہ سر فیروز خاں نون کی سوانح حیات میں ملک صاحب کا حوالہ کسی طور سے تھا۔ میاں عبدالسمیع نون صاحب کی بات سے بھی میرے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ دونوں میں دوستداری کے مراسم تھے۔ ملک سرفیروز خاں نون (جو پاکستان کے وزیر اعظم بھی رہے) کے والد محترم انگریزوں کے زمانہ میں کمشنر کے عہدہ پر فائز رہے تھے ہو سکتا ہے کہ اس وقت ملک صاحب خاں نون ان کے ماتحت رہے ہوں بہر حال دونوں خاندانوں میں نون ہونے کے ناطے کے علاوہ بھی اخوت کے مراسم تھے۔

مگر جماعت احمدیہ میں ملک صاحب خاں نون محض ڈپٹی کمشنر یا بڑے زمیندار کی حیثیت سے معروف نہیں تھے اپنے اخلاص اور اپنی خدا پرستی اور خدا رسیدگی کی وجہ سے بھی ممتاز تھے۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی نے اپنی کتاب حیات قدسی میں ملک صاحب کا جو ذکر خیر کیا ہے وہ بغرض دعا درج کرتا ہوں کہ احباب جماعت کو ملک صاحب خاں نون کے لئے دعا کرنے کی توفیق ملے اور میاں عبدالسمیع صاحب نون اس کار خیر میں اکیلے نہ رہیں۔ حیات قدسی حصہ چہارم میں مولانا راجیکی صاحب لکھتے ہیں "1919ء کے جلسہ سالانہ پر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں قادیان میں مکان بنانے کی توفیق پانے کے واسطے دعا کے لئے عرض کروں۔ گو بظاہر میرے مالی حالات کے پیش نظر ایسا ہونا میری استطاعت سے باہر تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی بات انہونی نہ تھی چنانچہ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے عریضہ لکھا۔ اس خط کے لکھنے کے بعد میں نے رویاء میں دیکھا کہ "ایک فرشتہ آیا" اور اپنے پر کو بچھا کر فرمایا اپنے گھر کے سب افراد کو لا کر اس پر بٹھا دیں۔ جب ہم سب گھر والے اس پر بیٹھ گئے تو آپ نے پرواز شروع کی اور قادیان کے محلہ دارالرحمت میں جہاں اس وقت ہمارا مکان بنا ہوا ہے لا کر ہمیں اتارا۔ اس رویاء سے مجھے اس مقصد میں کامیابی حاصل ہونے کی امید ہو گئی۔ اس کے بعد 1920ء کے جلسہ سالانہ پر میں نے پھر حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے زبانی عرض کیا۔ حضرت صاحب نے دعا کرنے کا وعدہ فرمایا ابھی میں جلسہ کے بعد قادیان میں ہی مقیم تھا کہ ایک شخص نے جن کا نام رحمت اللہ تھا زمین کے لئے اڑھائی صد روپیہ کسی غیبی تحریک کے ماتحت مجھے دیا اس سے میں نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے توسط سے زمین خرید لی۔ آٹھ نو صد روپیہ میری بیوی نے اپنے زیور فروخت کر کے مہیا کیا جس کی لکڑی اور کچھ ضروری سامان خرید لیا گیا۔

مستری اللہ رکھا صاحب ساکن ترگڑی جو آج کل لاہور میں ٹھیکیداری کا کام کرتے ہیں ان کے بہت سے لڑکے پیدا ہو کر بچپن میں فوت ہوتے رہے۔ انہوں نے ایک دفعہ بہت دردمندانہ لہجہ میں دعا کی درخواست کی۔ مجھے ان کے لئے دعا کا اچھا موقعہ میسر آگیا۔ اور میں نے ان کو اطلاع دے دی کہ اب جو لڑکا آپ کے ہاں پیدا ہو گا وہ لمبی عمر پانے والا ہو گا۔ چنانچہ ان کو خدا تعالیٰ نے لمبی عمر پانے والا لڑکا دیا جس کا نام عبدالحفیظ ہے اور اب وہ بی اے پاس کر کے لاہور میں ملازم ہے اور صاحب اولاد بھی ہے۔ مستری اللہ رکھا صاحب نے لکڑی کا عمارتی کام اپنے ذمہ لیا۔ جب مکان کی تعمیر کے لئے اینٹوں کا مسئلہ درپیش ہوا تو حضرت عرفانی صاحب کے ذریعہ اینٹیں بطور قرض مل گئیں اور حضرت میر ناصر نواب نے اپنے انتظام اور نگرانی میں مکان کی تعمیر شروع کرا دی۔ مکان کی چھت پر جب ٹائلوں کی ضرورت پڑی اور اس کی اطلاع حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ہوئی تو آپ نے مہیا فرما دیں اس طرح میری غیر حاضری میں ہی مکان تعمیر ہو گیا۔

مکان تعمیر ہونے کے بعد مجھے فکر تھا کہ حضرت عرفانی صاحب کا قرضہ اور اس سلسلہ میں بعض دوسری رقوم کا بار جو میرے ذمہ ہے وہ جلد اتر جائے۔ اسی اثناء میں خاکسار بعض۔ اور تربیتی ضرورتوں کے ماتحت گجرات بھجوایا گیا وہاں میں نے ماہ رمضان میں خاص طور پر قرض کے اترنے کے لئے دعا کی۔ میرا طریق یہ ہے کہ ہر رمضان میں اس مقدس ماہ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے کوئی خاص مقصد سامنے رکھ دعا کرتا ہوں چنانچہ اس رمضان میں بھی جب میں نے خاص توجہ سے اس گراں بار قرض کے اترنے کے لئے دعا کی درخواست کی اور دعا کرتے ہوئے آٹھواں دن ہوا تو اللہ تعالیٰ کی قدوس ذات میرے ساتھ ہوئی اور اس پیارے اور محبوب مولیٰ نے مجھ سے ان الفاظ میں۔ فرمایا "اگر تو چاہتا کہ تیرا قرضہ اتر جائے تو (-) کی دعاؤں کو بھی شامل کرا لے۔" میں نے حضرت صاحب سے درخواست دعا کی۔ حضرت صاحب نے از راہ نوازش جناب مولوی عبدالرحیم درد صاحب کو جو اس وقت پرائیویٹ سیکرٹری تھے یکصد روپے دے کر فرمایا یہ رقم مولوی راجیکی صاحب کے گھر پہنچا دی جائے۔

حضرت صاحب نے میرے عریضہ کے جواب میں جو خط گجرات کے پتہ پر ارسال فرمایا اس میں اس رقم کے عطا فرمانے کا تو کچھ ذکر نہ تھا ہاں یہ ارشاد تھا کہ "اللہ تعالیٰ نے چاہا" تو آپ کے لئے ضرور دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا قرضہ جلد اتار دے۔

اے خوش آں جود کہ از خجلت وضع سائل
لب بہ اظہار نیاز ند و بہ ایما بخشند!

اس کے معاً بعد ایک صاحب کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے قادیان اور احمد آباد گاؤں میں زمین خریدی ہوئی ہے اور وہ اب وہاں مکان بھی بنانا چاہتے ہیں۔ میں نے ان کو لکھا کہ میرا مکان ایک کنال میں تعمیر شدہ ہے اگر آپ کو پسند ہو تو آپ وہی خرید فرما لیں اس پر انہوں نے جواب دیا کہ مکان کی تو خود آپ کو بھی ضرورت ہو گی کیا کسی مجبوری اور ضرورت کی بنا پر آپ اسے فروخت کرنے چاہتے ہیں؟ میں نے لکھا کہ ہاں فروخت کرنے کی ضرورت ہے کیوں کہ اس کی تعمیر پر جو رقم خرچ ہوئی ہے اس میں سے ابھی مبلغ دو ہزار کے قریب قرض واجب الادا ہے۔ اس اطلاع کے ملنے پر انہوں نے مجھے لکھا کہ میری پانچ ہزار روپیہ کی رقم۔ المال میں جمع ہے۔ میں نے وہاں لکھ دیا ہے کہ جتنی رقم

آپ کو قرض کی ادائیگی کے لئے درکار ہو وہ آپ کو ادا کر دی جائے۔ چنانچہ میں نے محاسب صاحب سے تقریباً مبلغ اٹھارہ سو روپیہ کی رقم لے کر تمام قرض داروں کا حساب بے باق کر دیا اور اس مہربان دوست کو لکھا کہ میں نے آپ کی رقم سے متفرق رقوم قرضہ کی ادا کر دی ہیں اب خدا کرے کہ آپ کی رقم کو بھی جو بطور قرضہ میں نے یک مشت لی ہے ادا کرنے کی توفیق ملے۔ اس خط کے جواب میں اس دوست نے مجھے لکھا کہ میں نے آپ کو یہ رقم بطور قرضہ نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کی خاطر دی ہے نیز انہوں نے اپنے تین مقاصد کے لئے دعا کی تحریک کی اول یہ کہ وہ افسر مال کے عہدہ پر فائز ہیں اور باوجود سینئر ہونے کے ان کو ترقی نہیں ملی اور جونیئر افسر ڈپٹی کمشنر بن گئے ہیں۔ دوسرے ان کی خواہش ہے کہ ان کو خان بہادر کا خطاب مل جائے اور تیسرے ان کے ہاں نرینہ اولاد ہو۔

میں نے ان تینوں مقاصد کے لئے دعاؤں کا سلسلہ شروع کیا اور ان کے احسان اور حسن سلوک کو پیش نظر رکھ کر دلی توجہ سے ان کے لئے دعائیں جاری رکھیں یہاں تک کہ میرے سامنے۔ ایک کاغذ پیش کیا گیا جس میں لکھا ہوا تھا کہ وہ ڈپٹی کمشنر بنا دئے جائیں گے اور سب سے پہلے ان کا تقرر ضلع گوجرانوالہ میں ہو گا۔ اور ان کو خان بہادر کا خطاب ملے گا اور ان کے ہاں لڑکا بھی تولد ہو گا جس کا نام مجھے احمد خاں بتایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت احسان اور فضل ہے کہ اس۔ کے عین مطابق وہ ڈپٹی کمشنر کے عہدہ پر فائز ہوئے اور سب سے پہلے ان کا تقرر ضلع گوجرانوالہ میں ہوا انہوں نے اس تقرری کے بعد مجھے لکھا کہ آپ کا اطلاعی خط میرے سامنے پڑا ہوا اور میں اللہ تعالیٰ کے علام الغیوب ہونے پر حیرت سے غور کر رہا ہوں۔ پھر ان کو خان بہادر کا خطاب سرکار کی طرف سے دیا گیا اور یکم مئی 1949ء کو ان کے ہاں لڑکا بھی پیدا ہوا اور جس طرح بہت عرصہ پیشتر میں نے اس بچہ کا نام احمد خاں دیکھا تھا حضرت امام جماعت الثانی نے حسن اتفاق سے اس کا نام احمد خاں ہی تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بھی ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی تھی اور حضرت صاحب کو بھی ان کے ہاں لڑکا تولد ہونے کی بشارت ملی تھی اور حقیقت یہ ہے کہ خاکسار یا کسی دوسرے احمدی دوست کو اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی۔ بشارت سے نوازا جاتا ہے یا کسی دعا کی قبولیت کا شرف حاصل ہوتا ہے تو اس میں بھی ہماری کسی خوبی کا دخل نہیں بلکہ یہ سب فیض اور برکت اور کمال حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے جانشینوں اور گھر والوں کا ہے۔

جمالِ ہم نشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم!

اگرچہ میرے وہ محسن دوست یعنی خان بہادر ملک صاحب خاں نون اس قرضہ کے اتارنے کا باعث بنے لیکن میں خوب جانتا ہوں کہ اس احسان اور حسن سلوک کے پیچھے میرے محسن عظیم حضرت امام جماعت الثانی کی خاص دعائیں (تھیں) جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت حضرت صاحب نے اس عبد حقیر کی رستگاری کے لئے فرمائی تھیں اور وہی دعائیں اللہ تعالیٰ 'ہاں ازلی و ابدی احسان کے سرچشمہ' کے فضل و رحم کو کھینچنے کا باعث بنیں۔ ہاں میں اس مہربان دوست کا بھی ممنون احسان ہوں کہ وہ اس مشکل کشائی کا ذریعہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31093 میں اشفاق احمد بھٹی ولد احمد دین قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اشفاق احمد بھٹی گرمولا ورکاں براستہ جنڈیالہ شیر خان ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 طاہر منیر بھٹی وصیت نمبر 26444 گواہ شد نمبر2 محمد سلیم صدر جماعت احمدیہ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر 31094 میں سفیرالدین ولد عبدالرشید قوم گگھڑ پیشہ تعلیم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سفیرالدین ساکن گرمولا ورکاں P/O خاص براستہ جنڈیالہ شیر خان ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 طاہر منیر بھٹی وصیت نمبر 26444 گواہ شد نمبر2 محمد سلیم صدر جماعت گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر 31095 میں ظہور احمد ولد چوہدری فضل احمد قوم پڈا پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ پڈا ضلع نارووال حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 39 جمیرا ٹاؤن ماڈل کالونی کراچی برقبہ 133 مربع گز مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6340 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظہور احمد مکان نمبر 39 جمیرا ٹاؤن ماڈل کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 نعیم اللہ باجوہ ہجرت کالونی کراچی۔

مسل نمبر 31096 میں سید وقار احمد ولد سید ضیاء احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 9000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید وقار احمد A-112 بلیز گارڈن میٹروول III گلشن اقبال کراچی گواہ شد نمبر1 بشیرالدین عباسی وصیت نمبر 15719 گواہ شد نمبر2 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی

مسل نمبر 31097 میں انیلا رضوان زوجہ راجا رضوان احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 29 سال 4 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملیر توسیعی کالونی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 90 گرام مالیتی بیالیس ہزار روپے -Rs42000 اور حق مہر بذمہ خاوند بیس ہزار روپے -Rs20000 اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ انیلا رضوان D-35/11 ملیر توسیعی کالونی ایسٹ کراچی گواہ شد نمبر1 راجا رضوان احمد وصیت نمبر 27825 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 راجا عرفان احمد وصیت نمبر 27826

مسل نمبر 31098 میں تبارک احمد ولد مبارک احمد قوم شیخ پیشہ اپرنٹس عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملیر توسیعی کالونی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ سات سو روپے ماہوار بصورت اپرنٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد تبارک احمد F.S-126/11 ملیر توسیعی کالونی کراچی گواہ شد نمبر1 طاہر محمود وصیت نمبر 24527 گواہ شد نمبر2 راجا عرفان احمد وصیت نمبر 27826

مسل نمبر 31099 میں ارشد بیگم بنت کیپٹن محمد دین صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وہاڑی ضلع وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-12-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) سرمایہ تجارت تین لاکھ روپے -Rs300000 (2) طلائی زیورات وزنی دس تولہ مالیتی پچاس ہزار روپے -Rs50000 (3) حق مہر چار ہزار روپے -Rs4000 اور سلائی مشین مالیتی دو ہزار روپے -Rs2000 اس وقت مجھے مبلغ پندرہ صد روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ارشد بیگم الف 91 شہر و ضلع وہاڑی گواہ شد نمبر1 حفیظ احمد خان صدر جماعت وہاڑی شہر گواہ شد نمبر2 حافظ محمد صدیق مربی سلسلہ وصیت نمبر 19434

مسل نمبر 31100 میں خاتون اختر زوجہ محمد انور صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیا میانہ پورہ غربی سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی ساڑھے پانچ تولہ مالیتی اٹھائیس ہزار ایک سو روپے -Rs28100 اور حق مہر دو ہزار روپے -Rs2000 اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خاتون اختر نیا میانہ پورہ غربی E-1-S-PO سیالکوٹ شہر گواہ شد نمبر1 محمد انور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 لطیف احمد نیا میانہ پورہ سیالکوٹ شہر

مسل نمبر 31101 میں نعیم احمد محمود چیمہ ولد صغیر احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ مربی سلسلہ عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن جامی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

مکان نمبر 13 گلشن جامی برقبہ 240 مربع گز ماڈل کالونی کراچی مالیتی آٹھ لاکھ -Rs800000 اس وقت مجھے مبلغ -Rs2236 ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ 12/96/1 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نعیم احمد چیمہ 13 گلشن جامی ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 نور احمد شمس 32 حمیرا ٹاؤن کراچی

مسل نمبر 31102 میں رانا عبدالحکیم خان کاٹھ گڑھی ولد چوہدری عبدالحمید خان کاٹھ گڑھی قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گڑھ مہاراجہ موڑ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین برقبہ پندرہ ایکڑ واقع 2/T.D.A ضلع خوشاب مالیتی آٹھ لاکھ -Rs800000 (2) احاطہ دو کنال زمین جس کے مالکانہ حقوق گورنمنٹ سے نہیں ملے مالیتی دو ہزار -Rs2000 (3) مکان نمبر 10/50 واقع محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ برقبہ 8 مرلہ مالیتی دو لاکھ روپے -Rs200000 (4) پلاٹ نمبر 4/24 برقبہ ایک کنال چھ مرلہ واقع محلہ دارالیمن ربوہ کا 1/3 حصہ پلاٹ آج کل دریا برد ہے۔ (5) رہائشی مکان واقع گڑھ موڑ ضلع جھنگ برقبہ ایک کنال مالیتی دو لاکھ -Rs200000 اس وقت مجھے مبلغ 773+1300 روپے ماہوار بصورت پنشن و کرایہ مکان مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 18000 روپے سالانہ آمد از زمین بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد رانا عبدالحکیم خان کاٹھ گڑھی گڑھ مہاراجہ موڑ P/O خاص ضلع جھنگ گواہ شد نمبر1 رانا عبدالمجید خان برادر موصی گواہ شد نمبر2 رانا ممتاز احمد خان پسر موصی

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے-

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے- اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں- امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے-

امید ہے اس ضمن میں فوری اور مؤثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے- (سیکرٹری بیوت الحمد)

بقیہ صفحہ 1

ہے وہ تمہارے اموال مانگنے آیا ہے- لیکن خدا تعالیٰ کہتا ہے میں سخی ہوں- میں غنی ہوں- میں دیالو ہوں- میں اس لئے آیا ہوں کہ میں تمہیں کچھ دوں- میں اس لئے نہیں آیا کہ تم سے تمہارے اموال جس طرح ایک فقیر لیتا ہے اس طرح لے لوں تو اللہ تعالیٰ جب ہمارا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے مالوں کی قربانیاں میری راہ میں دو تو ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اس سے کہیں زیادہ میں تمہیں واپس لوٹاؤں گا- میں تمہیں (بڑھا چڑھا کر) دوں گا- تم دنیا کی فانی چیزیں جو میری ہی عطا ہیں میرے قدموں میں لا رکھو ابدی نعمتیں ان کے بدلہ میں تمہیں دی جائیں گی- میری رضا تمہیں ملے گی اور میری جنت میں تم داخل ہو گے-

(از خطبہ 17- مارچ 1967ء)

درخواست دعا

○ مکرم مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عطاء اللہ صاحب محلہ نصیر آباد ربوہ کے پتہ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے-

○ مکرم تنویر احمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دارالعلوم جنوبی ربوہ کی پھوپھی محترمہ امتہ القیوم صاحبہ کا مورخہ 97-4-13 کو فضل عمر ہسپتال میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے- ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرم عبدالرؤف صاحب (رؤف بکڈپو) کی اہلیہ محترمہ ٹائیفائیڈ بخار کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں تقریباً ایک ہفتہ سے زیر علاج ہیں- احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے-

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 18- اپریل 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس

1-00 بزم مشاعرہ- از انصاراللہ- یو- کے- حصہ دوئم-

2-00 ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)-

3-00 ڈچ زبان سیکھئے-

4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-

4-05 تلاوت- حدیث- خبریں-

4-30 چلڈرنز کارنر-

5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-

6-00 کوئز پروگرام- ناصرات الاحمدیہ متفرق شہر بمقابلہ فیصل آباد- (دوبارہ)-

6-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 24 (94-5-12) حصہ دوئم (دوبارہ)-

7-00 صبح- اردو کلاس- (دوبارہ)-

8-00 ڈچ زبان سیکھئے- (دوبارہ)-

9-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-

10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-

10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-

10-30 چلڈرنز کارنر-

11-00 پشتو پروگرام-

12-00 دوپہر- بزم مشاعرہ- از مجلس انصاراللہ یو- کے- حصہ دوئم- (دوبارہ)

1-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)

2-30 خطبہ عید لائیو ٹیلی کاسٹ از ٹلفورڈ

3-00 بنگالی پروگرام-

4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-

4-05 تلاوت- حدیث- خبریں-

4-30 درود شریف اور نظم-

5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یو- کے- 97-4-18

5-30 نظم

6-00 خطبہ عید (دوبارہ)

7-15 کمپیوٹر ہر ایک کے لئے حصہ پنجم

8-00 لقاء مع العرب

9-00 سواحیلی پروگرام-

10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-

10-05 تلاوت- حدیث- خبریں-

10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

11-00 جرمن پروگرام-

تریاقِ معدہ
— خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج —
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

بقیہ صفحہ 3

دوسری بہنوں کو بھی اپنا ہم خیال بنائے گی-

14 اس امر کی ضرورت ہے کہ اس کام کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے صرف وہی بہنیں انجمن کی کارکن بنائی جائیں جو ان خیالات سے پوری متفق ہوں- اور کسی وقت خدانخواستہ کوئی متفق نہ رہے تو وہ بطیب خاطر انجمن سے علیحدہ ہو جائے یا بصورت دیگر علیحدہ کی جائے-

15 چونکہ جماعت کسی خاص گروہ کا نام نہیں- چھوٹے بڑے، غریب امیر سب کا نام جماعت ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس انجمن میں غریب امیر کی کوئی تفریق نہ ہو بلکہ غریب اور امیر دونوں میں محبت اور مساوات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے- اور ایک دوسرے کی حقارت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کا مادہ دلوں سے دور کیا جائے کہ باوجود مدارج کے فرق کے اصل میں سب مرد بھائی بھائی اور سب عورتیں بہنیں بہنیں ہیں-

16 اس امر کی ضرورت ہے کہ علمی طور پر خدمت دین کے لئے اور اپنی غریب بہنوں اور بھائیوں کی مدد کے لئے بعض طریق تجویز کئے جائیں اور ان کے مطابق عمل کیا جائے-

17 اس امر کی ضرورت ہے کہ چونکہ سب مدد اور سب برکت اور سب کامیابیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اس لئے دعا کی جائے اور کروائی جائے-

ہمیں وہ مقاصد (بتائے جائیں) جو ہماری پیدائش میں اس نے مدنظر رکھے ہیں- اور ان مقاصد کے پورا کرنے کے لئے بہتر سے بہتر ذرائع پر اطلاع اور پھر ان ذرائع کے احسن سے احسن طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بخیر کرے- آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی اپنے فضل سے راہنمائی کرے اور اس کام کو اپنی مرضی کے مطابق ہمیشہ کے لئے جاری رکھے یہاں تک کہ اس دنیا کی عمر تمام ہو جائے-

اگر آپ ان خیالات سے متفق ہیں اور ان کے مطابق اور موافق قواعد پر جو بعد میں انجمن میں پیش کر کے پاس کئے جا رہے ہیں اور کئے جائیں گے- عمل کرنے کے لئے تیار ہوں تو مہربانی کر کے اس کاغذ پر دستخط کر دیں- بعد میں ان قواعد پر ہر ایک بہن سے علیحدہ علیحدہ دستخط لے کر اقرار و معاہدے لئے جائیں گے-

○○○

بقیہ صفحہ 4

مختلف، موقع تھا انگلستان کا جلسہ سالانہ اور جگہ تھی وہاں کا اسلام آباد- ذکر تھا پہاڑی دریاؤں سے بھی تیز چلتے ہوئے دریائے احمدیت کا- اس چشمہ رواں کا جو خلق خدا کو دیا گیا- مگر یہ دریا تو سوات کے دریا سے کہیں تیز ہے، اس کا اندازہ کچھ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ امسال پچھلے سال سے دوگنا لوگ حلقہ بگوش احمدیت ہوئے- گویا دو کے چار- چار کے آٹھ- آٹھ کے سولہ لاکھ- اور اگر اس دریا کی رفتار میں اسی تیزی سے اضافہ ہوتا رہا تو وہ دن دور نہیں جب کہ کروڑوں کا احمدیت میں شمولیت کا مژدہ ملنے لگے- میں موازنہ کرنے لگا دریائے سوات اور دریائے کنہار سے جو اپنی تیز رفتاری کے باوجود ست رو معلوم ہوئے دریائے احمدیت سے، جس کی رفتار ہر لحظہ، ہر آن تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے- اس حیرت انگیز تیزی رفتاری پہ لوگ انگشت بدنداں ہیں، حیران ہیں کہ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے- کیا اتنی تیز رفتار بھی ممکن ہے؟ مگر اعداد و شمار گواہ ہیں کہ دریاؤں کی تیز رفتاری ماند پڑ جاتی ہے جب ان کا موازنہ کیا جائے دریائے احمدیت سے- اللہ کرے یہ دریا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا الاپتا ہوا، اپنی شان و شوکت اور تیز رفتاری سے چلتا رہے اور دور و نزدیک کی زمینیں، بنجر زمینیں، پانی کو ترسی ہوئی زمینیں، سیراب بھی ہوں، آباد بھی اور پھر ہر طرف بہار آ جائے-

○○○

بقیہ صفحہ 5

بنے-

اور سب سے بڑھ کر کہتا ہوں اولاً آخراً اور ظاہراً باطناً- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے......"

یہ طویل اقتباس حیات قدسی کی چوتھی جلد کے صفحہ 5 سے 9 تک درج ہے- اس سے ملک صاحب خاں نون صاحب کے اخلاص اور دعا کی قبولیت کے نشان پر یقین و ایقان کا پتہ چلتا ہے- کیسے مبارک لوگ تھے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں کے دیکھنے والے بنے اور ہمہ وقت اس کی شکر گزاری میں مصروف رہے اور اپنے عہد سے جو انہوں نے امام جماعت سے کیا تھا بڑے تعہد سے نبھایا- اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں کے سائے میں رکھے- آمین-

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14 - اپریل- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کی مخلوط حکومت کے سربراہ دیو گوڑا کے اعتماد کی تحریک منظور ہونے میں ناکامی اور استعفے کے بعد بھارت میں نئی حکومت کے قیام کے لئے جوڑ توڑ شروع ہو چکا ہے۔ کانگرس اس کوشش میں ہے کہ وہ یونائیٹڈ فرنٹ کو توڑنے میں کامیابی حاصل کر کے اور فرنٹ کی جماعتوں کے ساتھ مل کر خود یا کسی نئے قائد کے ساتھ حکومت بنالے۔ تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت میں نئے انتخابات کو کوئی معجزہ ہی بچا سکتا ہے۔ بھارت میں صرف دس ماہ کے وقفے سے نئے انتخابات پر ناراضگی کا اظہار کیا جارہا ہے۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ پنجاب میں امن وامان کی صورت اطمینان بخش نہیں۔ جھنگ بار کی تقریب میں مسلم لیگی وکلاء نے گورنر کے خلاف نعرہ بازی کی۔ وکیلوں نے ایک دوسرے پر کرسیاں چلائیں متعدد وکیل، سرکاری افسر اور صحافی زخمی ہو گئے۔

○ کراچی میں بم دھماکہ ہونے سے ایم کیو ایم حقیقی کا کارکن ہلاک ہو گیا۔ دھماکہ لانڈھی کے علاقہ میں ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب ہوا۔ حقیقی کے چیئرمین آفاق احمد اور دیگر رہنما چند منٹ پہلے روانہ ہوئے تھے۔ کشیدگی بڑھ گئی ہے۔

○ حکومت نے 175- ارب روپے کی لاگت سے نئے موٹر وے بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ کراچی سے کاکٹر تک ایکسپریس وے کا منصوبہ دو مرحلوں میں مکمل ہو گا۔ حسن ابدال سے ایبٹ آباد، اور مکران سے کاسل روڈ تک موٹر وے پر 51- ارب روپے کی لاگت آئے گی۔ مٹھن کوٹ میں 19- ارب کی لاگت سے پل بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ لاہور سے فیصل آباد، شیخوپورہ سے ڈیرہ غازی خان، گوادر سے رتو ڈیرو اور پشاور سے طورخم تک بھی موٹر وے سڑکیں بنائیں جائیں گی۔ اسلام آباد سے مری تک چار لین کی ایکسپریس وے بھی تعمیر کی جائے گی۔

○ ورلڈ بینک کی دھمکی پر پانی کے نرخوں میں 10 فیصد اضافہ کی منظوری دے دی گئی ہے۔ فیصلے کا اطلاق یکم جولائی سے ہو گا۔

○ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف ایک اور مقدمہ قتل تیار ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے مقدمہ درج کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ غلام حسین انڑ کی ہلاکت کے کیس کو قتل میں بدلنے کی درخواست ان کے بھائی الطاف انڑ ایم پی اے نے دی تھی۔ مقتول کے ورثاء نے بے نظیر بھٹو، آصف زرداری، عبداللہ شاہ اور نصیراللہ بابر کے خلاف رٹ دائر کی تھی۔ مقدمہ بھی ان سب پر لاگو ہو گا۔ الطاف انڑ نے کہا ہے کہ لوگ چند روز میں دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے میرا وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں۔ مخصوص لابی صدر اور وزیر اعظم میں غلط فہمیاں پیدا کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور بے نظیر میں کوئی خفیہ سمجھوتہ نہیں ہوا۔ افواہیں ڈس انفارمیشن مہم کا حصہ ہیں۔ گورنر پنجاب جھنگ میں سیدہ عابدہ حسین کے گھوڑوں کا اصطبل دیکھنے گئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے، "نواز شریف صاحب! میرے خلاف قتل کا مقدمہ صدر لغاری اور ایم کیو ایم کی سازش ہے۔" صدر ملک میں جمہوری استحکام نہیں چاہتے۔ منصوبہ بندی کے تحت حکومت اور اپوزیشن کو لڑا کر اپنے مقاصد پورا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہماری پارٹی ایسا کوئی موقع فراہم نہیں کرے گی۔ حکومت سے مکمل تعاون کریں گے۔ لیکن نواز شریف نے دوسرے حلقوں کی مداخلت اور دباؤ کو قبول کر کے غیر قانونی اقدام کیا تو پیپلز پارٹی اپنی حکمت عملی تبدیل کرنے پر مجبور ہو گی۔

○ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر راؤ سکندر نے کہا ہے کہ اعلیٰ افسروں کو وعدہ معاف گواہ نہ بننے پر معطل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر کے خلاف مقدمہ پر ہم حکومت سے تعاون کا فیصلہ واپس لے سکتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ آصف زرداری کی کامیابی کا نوٹیفکیشن جاری کر کے ان سے حلف اٹھوایا جائے۔

○ پیپلز پارٹی سرحد کی صوبائی کونسل کے اجلاس میں کارکن پارٹی رہنماؤں پر برس پڑے۔ احمد مختار اور نئے عہدیداروں پر بھی تنقید کی۔ کارکنوں نے کہا کہ بے نظیر نے زرداری کو مسلط کیا۔ پارٹی اور حکومت کی تباہی کے وہی ذمہ دار ہیں۔ 1988ء میں بھی بے نظیر کے شوہر کی کرپشن نے ہمیں بدنام کیا۔ اب بھی اقتدار کھونے کی ذمہ داری بے نظیر اور زرداری پر ہے۔

○ شہید بھٹو پیپلز پارٹی کی چیئرمین غنویٰ بھٹو اور مرتضیٰ بھٹو کی بیٹی فاطمہ نے محترمہ بے نظیر کے خلاف مقدمہ قتل کی سخت مذمت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ بے شک ہمارے ان کے ساتھ اختلافات ہیں لیکن ہم کسی غیر قانونی اقدام کی حمایت نہیں کر سکتے۔

○ پیپلز پارٹی اور وٹو گروپ میں اس بات پر تصفیہ نہیں ہو سکا کہ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کون ہو گا۔

○ سابق آئی جی سرحد کو گرفتار کر لیا گیا۔ معطل افسروں کے ملک سے فرار کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ سابق آئی جی سرحد نے صابر شاہ حکومت کو ختم کرنے کے لئے ارکان کی وفاداریاں خریدیں پولیس کے لئے سامان کی خریداری میں بھاری کمیشن لینے کا الزام اور فیملی سمیت برطانیہ کے مہنگے ترین ہوٹلوں میں قیام کرتے رہے۔

○ برطانیہ نے مقبوضہ کشمیر کو الگ حیثیت دے دی ہے۔ اس مقصد کے لئے بھارت میں برطانوی ہائی کمیشن نے مقبوضہ کشمیر کے لئے الگ سفارت کار مقرر کر دیا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے اس پر احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ برطانیہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت کا حصہ نہیں سمجھتا۔

اعلان داخلہ

○ عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ میں درجہ اولیٰ کے پہلے سمیسٹر میں داخلہ جاری ہے۔ کل چار سمیسٹر ہیں۔ میٹرک یا انٹرمیڈیٹ یا گریجوایشن مکمل کرنے والی طالبات داخلہ لے سکتی ہیں۔ داخلہ کی کارروائی 15- اپریل تک مکمل کر لی جائے گی۔ اس لئے طالبات ادارہ سے جلد فارم حاصل کر کے مقررہ تاریخ سے قبل جمع کروائیں۔

(نظارت تعلیم)

خوشخبری
نصرت جہاں اکیڈمی کی تمام کتابیں جلد کرواکر تیار ہو گئی ہیں نیز اکیڈمی کے نام کے چھپے ہوئے نہایت عمدہ
سکول بیگ اور کاپیاں بہت کم قیمت پر دستیاب ہیں۔
رؤف بک ڈپو
اقصیٰ روڈ - ربوہ
فون: 212297

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ، دس مرلہ، اور ایک کنال کے چند پلاٹس اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر
کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ "جدید" ربوہ
فون نمبر: 211842

• ہر قسم کے لیڈیز اور جینٹس کپڑے کیلئے
• نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور • ٹرپل جارجٹ کے برقعے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

خوشخبری
برقعوں کی جدید ورائٹی پر سیل شروع ہے
ڈبل جارجٹ نمبر 1 کوالٹی گارنٹی کے ساتھ
صرف -/350 ریڈی میڈ -/500
• تائیوان -/325 ریڈی میڈ -/475
• کلیوں والا A لائن کوٹ برقعہ -/525
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے ہے
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ
فون: 568

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
تریاق اٹھراء — مرض اٹھراء کی مفید گولیاں
نور نظر — اولاد نرینہ کی مشہور عالم گولیاں
اکسیر معدہ — ہاضمے کا بہترین چورن
قند شفاء — ہوشاندہ کا انسٹنٹ پوڈر
نور کاجل — آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے
نور ابٹن — چہرے و بدن کی خوشبو و حفاظت کیلئے
نور آملہ — بالوں کی صحت کیلئے
خورشید سپر آئل — ایک حیرت انگیز تحقیق
جس کی ٪100 خالص مفید اور موثر ادویات
اب ہماری برانچ اسلام آباد میں بھی دستیاب ہیں
جہاں ہر ماہ کی 20 تا 23 تاریخ کو
حکیم بشیر احمد ایم اے فاضل الطب و الجراحت
مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: گولبازار ربوہ فون: 211538
برانچ: 2-K پلازہ مرکز 1-9 اسلام آباد فون 444224